از کتاب ''اپنی جمہوریت یہ تو دنیا نہ آخرت''

'مغربی' کس نے کہا
''تھرڈ ورلڈ کی جمہوریت''!

آج کے اس پوسٹ کولونیل دور (Post Colonialism Era) میں استعمار کی ہر کالونی جس جمہوریت کے قابل سمجھی گئی اسے ویسی ہی جمہوریت دی گئی۔ اگرچہ مسئلہ 'طلب' پر نہیں 'رسد' پر موقوف تھا مگر یہ ماننا پڑے گا کہ ایجاب و قبول کی رسم پوری ہوئے بغیر یہاں کچھ نہیں کیا گیا۔ یہ ہم پر نرا پر ادھکا اور زبردستی نہیں تھی۔ خود جمہوریت کے 'اصول' بھی اس کی اجازت نہیں دیتے!

ہمیں جو دیا گیا اسے بخوشی قبول کرنا ہم نے اپنے لئے سعادت جانا۔ پچھلی نصف صدی سے یہاں اب کچھ بھی ہماری مرضی کے بغیر تو نہیں ہوا۔ کوئی کب تک کسی کے ساتھ زبردستی کر سکتا ہے! یہ محض طنز نہیں؛ بلاشبہ ہمیں ایک خاصے بڑے دائرے کے اندر آزادی حاصل ہے۔ یہ الگ بات کہ ہمیں آزادی کا استعمال اتنا ہی آتا تھا! اور اہم تر بات یہ کہ **آزادی کا یہ استعمال ہماری ایک طویل ٹریننگ کا نتیجہ تھا!** (اور یہ ایک ایسی بات ہے جس کی طرف ہمارے چارہ گروں کی توجہ تقریباً نہیں گئی ہے؛ نہ اس نظام کی حمایت کرنے والوں کی اور نہ اِس کے معترضین کی)۔ اِس لحاظ سے ماننا چاہیئے ہماری تربیت اچھی ہوئی تھی! ہماری 'تعلیم' پر یونہی اتنا خرچہ نہیں کیا گیا، اور جو کہ استعمار نے یہاں آتے ہی (دو صدی قبل) شروع کر دیا تھا۔ صدی بھر شاگردہ لینے کے بعد ہمیں اب 'ناں' کرنے کی عادت نہ رہی تھی۔ اُدھر سے جو آئے وہ اِدھر آپ سے آپ چلتا ہے۔ نام ہی کافی ہے! وہ اصلی نہ ہو مگر حوالہ اُدھر کا ہو پھر بھی چلتا ہے۔ یوں جو بھی وہاں سے ملے اس کو غنیمت جاننا بڑے عرصے سے ہمارا مسلک

ہے۔ ناکارہ سے ناکارہ سسٹم بھی اگر بنا بنایا ملے تو کیا ہی خوب ہے اور اگر وہ کسی چھوٹی موٹی کارروائی سے 'اسلامی' بھی ہو سکے پھر تو زہے نصیب! کوئی اتنا بڑا فرق تو ہے نہیں ہم میں اور اُن اقوام میں؛ کسی ہلکی پھلکی بات سے اسلام کے تقاضے بھی پورے کر ڈالے جائیں تو مسئلہ ہی حل ہو جائے! مغرب بھی خوش کہ ہم نے 'جمہوریت' کو اپنا رکھا ہے (اور جس کے وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد ہم سے روڈ میپ مانگتا ہے)... اور اسلام بھی خوش کہ کم از کم ہم نے اُس کے زبانی تقاضے[1] پورے کر ڈالے ہیں!

قصہ کوتاہ... اگر آپ کو جمہوریت درکار تھی تو یہ رہی جمہوریت: بڑے آرام سے شوق فرمایئے۔ اور اگر آپ کو 'مغربی جمہوریت' کی بابت کہیں سے عدم اطمینان لاحق ہو گیا ہے تو یہ لیجئے 'غیر مغربی جمہوریت' بلکہ 'روحانی جمہوریت'، ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں اور آپ خود بھی کہیں سے جا کر چیک کر سکتے ہیں کہ یہ 'مغربی جمہوریت' ہرگز نہیں ہے۔ یہ مختلف کوالٹیوں میں آتی ہے۔ مغربی جمہوریت تو مہنگی بہت ہے آپ افورڈ ہی نہیں کر سکتے، بلکہ آپ کو مل جائے تو آپ استعمال نہیں کر سکتے: اس کے لیے آپ کا پڑھا لکھا ہونا ضروری ہے، باشعور ہونا ضروری ہے، ایک خاص درجے کی سماجی تربیت حاصل کر رکھنا ضروری ہے، آپ کے گھر میں ان سب چیزوں کا انتظام ہی نہیں ہے، مغربی جمہوریت لے کر آپ کیا کریں گے۔ یہ ذرا

---

1 محض 'آئینی تقاضے' اگرچہ ہمارے نزدیک کوئی بڑا معنیٰ نہیں رکھتے (جب تک کہ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰه "دین پورے کا پورا اللہ کیلئے نہ ہو جائے")... پھر بھی یہ بات خلافِ واقعہ ہے کہ پاکستانی آئین نے اسلام کے سب تقاضے پورے کر رکھے ہیں اور مسئلہ محض بد عملی کا ہے۔ خود اِس نظام کو سراہنے والے حضرات تسلیم کرتے ہیں کہ آئین نے ایسے بہت سے سقم چھوڑ رکھے ہیں جو اِس مسئلے کو پیچیدہ اور غیر موثر کر دیں۔ اس کیلئے 'بھلے وقتوں میں' آئینی ترامیم پر مشتمل شریعت بل بھی پیش کیا گیا تھا مگر یہ بیل منڈھے نہیں چڑھی؛ جو کہ اس بات کی دلیل ہے کہ خود اس نظام کے سراہنے والوں کے نزدیک اطاعتِ شریعت کے زبانی تقاضے تک یہاں پورے نہیں ہوئے!

مختلف میٹرئل کی ایک چیز بنائی ہے اِسے ٹرائی کیجئے اور اپنی 'جمہوری' ضرورت پوری کیجئے۔ اِس میں کیا شک ہے؛ ہر گھر میں فرج اور ٹی وی کی طرح ہر ملک کی سب سے پہلی ضرورت آج جمہوریت ہی ہے۔ لیکن ہر گھر کی قوتِ خرید ایک سی نہیں۔ آپ جس جمہوریت کے متحمل ہیں وہ البتہ حاضر ہے! یہ 'مغربی' تو یقینی طور پر نہیں ہے، اس کو 'اسلامی' کرنا نہ کرنا آپ کی اپنی مرضی؛ کیونکہ آپ کے چند گنے چنے طبقے اس کو 'اسلامی' کے ساتھ لینا پسند کرتے ہیں اور اکثر طبقے 'اسلامی' کے بغیر!

*****

آخر کیا ضروری ہے کہ مغرب آپ کو اپنے والی جمہوریت دے!

اور اِس پر اصرار بھی کیا ضروری ہے کہ صاحب یہ مغرب والی نہیں ہے!

'جمہوریت' کے کاپی رائٹس جب مغرب کے پاس ہیں (اور یہ وہ بات ہے جس کی ایک دنیا شاہد ہے؛ ہمارے چند لوگوں کے اِس حقیقت کو نہ ماننے سے مغرب کو کچھ بھی فرق نہیں پڑتا)، 'جمہوریت' کی مالا جپنا جب بجائے خود مغرب کی عظمت کا اقرار ہے اور اقوامِ عالم پر مغرب کی سبقت کا اعتراف اور مغرب کے قابلِ تقلید ہونے کا بیان... تو پھر کیا ضروری ہے کہ مغرب آپکو اپنی اصلی چیز ہی دے! آپکا جمہوریت کا ڈھنڈورہ پیٹ لینا ہی جب مغرب کا نخرہ بڑھا دیتا ہے! نظام خواہ آپکا جو کوئی بھی ہو، محض آپکا یہ اصرار ہی کہ اسکا نام جمہوریت ہو اور جمہوریت کے علاوہ کچھ نہ ہو مغرب کی ناک اونچا کرنے کے لیے کافی ہے!

*****

مغربی جمہوریت مغرب میں پائی جاتی ہو گی، مان لیا۔ ہمارے ہاں پائی جانے والی جمہوریت کوئی مغربی جمہوریت نہیں، یہ ماننے میں بھی ہمیں تامل نہیں۔ مغربی نہیں تو ہماری بلا سے مشرقی ہو گی۔ گو ہمیں اگر اس کا نام تجویز کرنے دیا جائے تو ہم کہیں گے: تھرڈ ورلڈ کی جمہوریت۔ مگر ناموں کی بحث پر ہمیں اصرار ہی نہیں۔ آپ اس کو کوئی نام دے لیں اس پر ہمارے معترض ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہونی چاہیے۔ البتہ جب آپ اس کے ساتھ لفظ

"اسلام" چسپاں کریں گے تو اس پر ایک مسلمان کا اذیت محسوس کرنا طبعی امر ہے۔ آسمان سے اترنے والے اِس پاکیزہ دین کو اول تو ان پراگندہ افکار سے ملا دینا ہی ظلم ہے جو چرچ کی بھگوڑی اقوام اپنے لادین معاشروں کو چلانے کے لئے اپنے ملکوں میں آزماتی چلی آئی ہیں۔ خود یہ بات ہی کسی ظلم عظیم سے کم نہیں۔ مگر ستم بالائے ستم یہ کہ اسلام کو اس جمہوریت سے نتھی کیا جائے جسے مغرب نے تھرڈ ورلڈ کے ساتھ مخصوص کر رکھا ہے! اسلام کا جوڑ لگایا بھی تو اس نظام سے جسے جمہوریت کے پرستار خود بھی جمہوریت کا مذاق قرار دیں!

اپنی باقی مصنوعات کی طرح مغربی اقوام نے اپنا وہ اصل سیاسی نظام بھی ہمیں کب دیا ہے جو ان کے اپنے ہاں رائج ہے۔ اپنے اس نظام کا بھی ایک تھرڈ کلاس ایڈیشن جو انہوں نے تھرڈ ورلڈ اقوام کے لائق سمجھا اور جو کہ بنیادی طور پر تیسری دنیا میں پوسٹ کولونیل دور (Post-Colonialism era) کے لیے استعمار کا قائم کیا ہوا ایک ہنگامی انتظام تھا اور درحقیت ان معاشروں میں بدانتظامی برقرار رکھنے کی ایک کامیاب صورت... 'جمہوریت' کا یہ ایڈیشن جو صرف غلام اقوام کے لئے روا رکھا گیا تاکہ آقا اور غلام کا فرق دور سے نظر آئے... اسے ہم 'اسلامی جمہوریت' مان لیں کیونکہ اسلام سے متعلق چند بے اثر 'دفعات' رکھ کر تھرڈ ورلڈ کے ساتھ ساتھ اس میں اسلام کے ساتھ بھی کچھ مذاق کیا گیا ہے؟!

کس قدر عجیب بات ہے، اسلام کو جوڑا بھی گیا تو کس جمہوریت سے! ہم بھی کیا سادہ ہیں کہ وہ جمہوریت جو دل کے بہلاوے کے لئے تیسری دنیا کی پسماندہ اقوام کو محض ایک کھلونے کے طور پر ملی ہم اس کے لئے قرآن حدیث کے حوالے تلاش کرتے رہے! کتنا تعجب ہوتا ہے جب آپ سنتے ہیں کہ 'حضرت یہ جمہوریت تو ہے مگر وہ جمہوریت نہیں جو آپ سمجھتے ہیں۔ وہ جمہوریت مغرب میں پائی جاتی ہے۔ ہمارے ہاں 'اور طرح کی' جمہوریت ہے!'

بالکل درست۔ آپ چاہیں بھی تو آپ کو وہ جمہوریت نہیں مل سکتی 'جو مغرب' میں پائی جاتی ہے، اس جمہوریت کے قابل خدا کی ایک ہی مخلوق سمجھی گئی ہے اور وہ دنیا کی گوری اقوام

ہیں۔ آپ کو جمہوریت کے نام پر کچھ اور ملا ہے۔ تیسری دنیا بھی عجیب ہے۔ مغرب کی اترن پہننے پر ہی فخر کر لیتی ہے!

مغرب کے ہاں جو جمہوریت پائی جاتی ہے آپ کو بھی وہی میسر ہوتی تو اس سے چلیں گناہ لازم آتا مگر آپ کی دنیا تو کچھ سنورتی! آپ کی آخرت جاتی مگر مغربی اقوام کی طرح آپ کے غریب پیٹ بھر کر تو کھاتے! یہ تو دنیا نہ آخرت! اس جمہوریت کا تو کوئی سر نہ پیر! افسوس کہ اسلام کے حصے میں آیا تو کیا آیا اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنْثٰى تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى۔[(سورہ النجم 21-22) "(ظالمو) تمہارے لئے بیٹے اور اللہ کے لئے بیٹیاں! (خدا کے ساتھ بٹوارہ اور (وہ بھی) ظالمانہ!"]

ہمیں اگرچہ 'اصل' جمہوریت کی بھی احتیاج نہیں تھی مگر جمہوریت کے نام پر ہمیں جو ملا وہ تو نرا جھانسہ تھا۔ یہ خوامخواہ اور مفت میں ہم پر احسان ہوا۔ اس میں اور آئی ایم ایف کے 'رحمدلانہ' قرضے میں کوئی جوہری فرق نہیں۔ دونوں ہماری اپنی ہی جہالت اور پسماندگی کا شاخسانہ ہیں اور عشروں سے چلی آنے والی ایک غلام ذہنیت کی دین۔ ہمارے دین نے تو "ولاء اور براء" [یعنی کفر واہل کفر سے بیزاری] کا عقیدہ دے کر ہمارے فکری اور سماجی استحصال کے تمام راستے بند کر دیے تھے۔ مگر کوئی اپنی ہی پسماندگی اور جہالت سے مار کھانے پر اصرار کرے تو اس کا کیا حل ہے؟

یہ جمہوریت لے کر ہم بھی خوش اور مغرب بھی خوش! اب کیا مسئلہ باقی ہے!؟

قران سے واقعہ شناسی کا سبق پڑھنے والی قوم کا کسی سے پیچھے رہ جانا یا کسی کے داؤ میں آجانا کبھی ممکن نہ تھا۔ مگر ہم نے اپنی قوم کو قرآن پڑھانے پر محنت ہی کتنی کی ہے۔ ایسی حالت میں متاع کارواں کے لٹ جانے پر خوشی کے شادیانے بجیں اور آزادی کے نغمے گائے جائیں تو اس پر خون کے آنسو رویئے مگر تعجب نہ کیجئے۔

* * * * *

تاکہ ہمیں اپنی اوقات یاد رہے!

مغرب کو اپنی اصل جمہوریت میں ہمارے ساتھ حصہ بٹانا گوارانہ تھا تو پھر تیسری دنیا اور بطور خاص ہمارے مسلم ملکوں میں اس نے جمہوریت کا یہ چکر چلایا ہی کیوں؟

یہ ایک حقیقت ہے کہ مغرب اگر ایسا نہ کرتا تو آپ سے آپ ہم خود شناسی کی طرف بڑھتے۔ ہمیں اپنے اسلاف کا ورثہ کھنگالنے کی ضرورت محسوس ہوتی۔ فکری خود انحصاری اور نظریاتی خود کفالت کی جانب ہمارا راستہ خود بخود صاف ہونے لگتا اور یوں مغرب کی یہ فکری اور ثقافتی برتری خطرے میں پڑجاتی۔ مغرب ہمیں اپنی یہ اترن نہ پہناتا اور 'جمہوریت' کے اس چکر میں نہ ڈالتا تو ہم اپنی سوچ اور فکر میں آزاد ہوجاتے۔ عالم اسلام میں اپنے اصل ورثہ کی تلاش شروع ہوجانا اور اس امت میں فکری خود اعتمادی کی لہر دوڑ جانا کیا مغرب کے لیے کوئی چھوٹا خطرہ ہے؟ یہ تو اس کے لیے سوہانِ روح ہے۔ ہمارے بچے جوتے کا ایک تسمہ تک خدا سے مانگنے کے سبق پڑھنے لگیں اور دین و دنیا کے ہر مسئلے میں ہدایت کی تلاش مغربی صحیفوں کی بجائے صرف قرآن میں اور اپنے نبیؐ کے ہاں جاکر کرنے لگیں، مغرب کی تو اس سے نیندیں حرام ہوسکتی ہیں۔ وہ اپنی مصنوعات پھر کسے بیچے گا!؟؟

مگر اس مقصد کے لئے مغرب ہمیں اپنی اصل جمہوریت کی شکل دکھانے کے لئے بھی تیار ہوجائے گا؟ یہ ہماری خام خیالی ہے۔ جو روٹی وہ اپنے بچوں کے لئے پکائے اس میں ہمیں بھی شریک کرے، اسے ثواب تو نہیں کمانا! ہمارا آپ اپنے پیروں پر کھڑے ہوجانا بھی اسے گوارا نہیں یہ اس کے لئے ایک بھیانک خواب ہے، مگر ہم بھی اسی دستر خوان سے حظ اٹھائیں جس پر وہ خود تشریف رکھتا ہے۔ یہ بھی وہ کیسے ہونے دے۔ اور پھر ہماری بسر اوقات جب بچے کھچے پر ہوجاتی ہے تو وہ اس پر کیوں پریشان ہوتا رہے؟ یہ پریشانی تو خود ہمیں نہیں!!!